بل

خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز ایکٹ 2014 میں ترمیم کے لیے

چونکہ یہ مناسب ہے کہ **خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز ایکٹ، 2014**(خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014) میں ترمیم کی جائے اور اُن مقاصد کے لیے جو آگے بیان کیے گئے ہیں۔

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا کی جانب سے مندرجہ ذیل طور پر نافذ کیا جاتا ہے:

1۔ مختصر عنوان اور نفاذ

(1)اس ایکٹ کو خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز (ترمیمی) ایکٹ، 2025 کہا جائے گا۔

(2)یہ ایکٹ فوراً نافذ العمل ہو گا۔

2۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 2 میں ترمیم----

خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز ایکٹ، 2014 (خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے2014)، جسے آگے " یہ ایکٹ "کہا جائے گا، میں درج ذیل ترامیم کی جائیں گی:

الف (شق (a) کو مندرجہ ذیل کے ساتھ بدل دیا جائے گا:

'(a)"اپیلیٹ اتھارٹی 'سے مراد وہ اتھارٹی ہے جو اس ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (b) میں بیان کی گئی ہے؛"

ب (شق (k) میں لفظ "by Government," جو لفظ "notified" کے بعد آتا ہے، حذف کر دیا جائے گا؛ اور

ج (ترمیم شدہ شق (k) کے بعد درج ذیل نئی شق شامل کی جائے گی:

(k-i)""reasonable accommodation"سے مراد وہ ضروری اور مناسب ترمیمات یا اقدامات ہیں جو عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے اس طرح کیے جائیں کہ کسی فرد یا طبقے پر غیر مناسب بوجھ نہ پڑے، تاکہ دیگر شہریوں کے مساوی بنیاد پر عوامی خدمات سے استفادہ ممکن بنایا جا سکے۔"

3۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 3 میں ترمیم۔---

دفعہ 3 میں ذیلی دفعہ (2) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی:

(3)"حکومت، کمیشن، اپیلیٹ اتھارٹی، محکمہ اور نامزد افسر بزرگ شہریوں، خواتین، خواجہ سراؤں اور معذور افراد کے لیے مناسب سہولیات کو یقینی بنائیں گے۔"

4۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 4 کا بدلنا

اس ایکٹ میں دفعہ 4 کو مندرجہ ذیل کے ساتھ بدل دیا جائے گا:

4۔ عوامی خدمات اور مدتِ فراہمی۔

(1)ہر محکمہ، اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے تین سال کے اندر، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، کسی بھی خدمت کو عوامی خدمت قرار دے گا اور اس

خدمت کی فراہمی کی مدت بھی متعین کرے گا، جس میں درج ذیل نکات شامل ہوں گے:
(a) - عوامی خدمت کی فراہمی کے ذمہ دار نامزد افسر؛
(b) - اپیلیٹ اتھارٹی جو اپیلوں کی سماعت کرے گی۔

مزید یہ کہ کوئی خدمت، جو ایک بار عوامی خدمت قرار دی جا چکی ہو، اسے حکومت کی منظوری کے بغیر منسوخ نہیں کیا جا سکے گا۔
حکومت پیشگی منظوری سے مقررہ مدت میں توسیع بھی کر سکتی ہے۔

مزید یہ کہ، عوامی خدمت کی فراہمی کے لیے مقررہ مدت، جو اس ذیلی دفعہ کے تحت متعین کی گئی ہو، حکومت کی پیشگی منظوری سے بڑھائی جاسکتی ہے۔

(2) اس ایکٹ کی دفعہ 10 کے تابع، متعلقہ محکمہ اس ایکٹ یعنی **خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز (ترمیمی) ایکٹ، 2025** کے نفاذ کی تاریخ سے پانچ سال کے اندر، ذیلی دفعہ (1) کے تحت نوٹیفائی کی گئی عوامی خدمات کو **ای-گورننس** کے حصے کے طور پر الیکٹرانک طریقے سے فراہم کرے گا، جس میں اہل افراد کے گھروں کی دہلیز پر عوامی خدمات کی فراہمی بھی شامل ہو گی، اور یہ سب کچھ اس مدت، طریقہ کار اور انداز کے مطابق ہو گا جو مقرر کیا جائے گا۔

(3) ذیلی دفعات (1) اور (2) کی ضروریات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لیے، **کمیشن** متعلقہ محکمے سے مشاورت کے بعد سنگِ میل (milestones) متعین کرے گا اور ان سنگِ میلوں کے حصول کے لیے مدت (timelines) مقرر کرے گا، اس طریقہ کار اور انداز کے مطابق جو ضوابط کے تحت مقرر کیا جائے گا۔

(4) **کمیشن** وقتاً فوقتاً اس دفعہ کے تحت دی گئی مدتوں کا جائزہ لے گا اور متعلقہ محکمے یا نامزد افسر، حسبِ موقع، کو ان مدتوں کی پابندی یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کا حکم دے گا، اس طریقہ کار اور انداز کے مطابق جو ضوابط کے تحت مقرر کیا جائے گا۔

(5) جب تک اس دفعہ کے تحت نئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کی جاتی، اس ایکٹ کے کسی سابقہ، ترمیم شدہ یا متبادل ضابطے کے تحت کیے گئے تمام کام، اقدامات، نوٹیفکیشن یا احکامات، اسی ایکٹ کے تحت کیے گئے تصور کیے جائیں گے، اور جب تک انہیں منسوخ، واپس، تبدیل یا ترمیم نہیں کیا جاتا، وہ مؤثر رہیں گے۔

5۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 5 میں ترمیم۔---
(الف) ذیلی دفعہ (1) میں "(2)" کی جگہ "(1)" لکھا جائے گا۔

(ب) ذیلی دفعہ (3) میں "on the duplicate copy of such application ," کی جگہ یہ الفاظ شامل کیے جائیں گے:
"اور درخواست گزار کو ایک تصدیقی رسید دی جائے جس میں درخواست کا حوالہ نمبر یا الیکٹرانک کوڈ درج ہو۔"

(ج) ذیلی دفعہ (3) کے بعد درج ذیل نئی ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی، یعنی:

"(3A) اگر درخواست نامکمل ہو تو وہ نامزد افسر، جو درخواست وصول کرتا ہے، درخواست کے میرٹ پر فیصلہ کرنے کے لیے ضروری سمجھتے ہوئے، اضافی دستاویزات یا مزید معلومات طلب کر سکتا ہے، تاکہ درخواست کو تکنیکی بنیادوں پر مسترد کرنے کے بجائے اصولی بنیادوں پر نمٹایا جاسکے۔"

6۔ نئی دفعات 8B،8A، 8C، 8D اور 8E کا اضافہ

8A"۔درخواست اور اپیل کی حیثیت کی نگرانی۔---(1) ہر وہ شخص جس نے کوئی درخواست یا اپیل دائر کی ہو، اسے یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اپنی درخواست یا اپیل کی حیثیت (اسٹیٹس) آن لائن حاصل کرے اور اس کی نگرانی کرے، اس طریقہ کار کے مطابق جو ضوابط کے تحت مقرر کیا جائے گا۔

(2) متعلقہ محکمہ، اپیلیٹ اتھارٹی یا کمیشن، حسبِ موقع، اس ایکٹ کے تحت دائر کی جانے والی تمام درخواستوں اور اپیلوں کی حیثیت (اسٹیٹس) آن لائن برقرار رکھے گا اور ضوابط کے تحت مقرر کردہ طریقہ کار کے مطابق اس کی بروقت تازہ کاری (اپ ڈیٹ) کرنے کا پابند ہو گا:

بشرطیکہ، درخواستوں اور اپیلوں کی آن لائن نگرانی کے لیے تمام ضروری انتظامات جتنی جلد ممکن ہو کیے جائیں، تاہم کسی صورت یہ مدت اس ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) میں درج پانچ سال کی مدت سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

8B"۔ریکارڈ کی نگہداشت۔---(1) اس ایکٹ کے تحت عوامی خدمات کی فراہمی میں شامل کوئی بھی نامزد افسر، محکمہ یا اپیلیٹ اتھارٹی انگریزی یا اردو زبان میں درج ذیل ریکارڈ رکھے گا اور اس کی دیکھ بھال کرے گا:

(الف) کسی درخواست یا اپیل (حسبِ موقع) کے دائر کیے جانے اور اس پر فیصلہ کی تاریخ؛

(ب) موضوع کا خلاصہ اور فیصلے کی وجوہات؛

(ج) اس ایکٹ کی دفعہ 8 A کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت درخواست یا اپیل کی حیثیت؛

(د) زیرِ التواء مقدمات کی فہرست؛ اور

(ہ) وہ دیگر معلومات جو اس ایکٹ کے تحت درکار یا مقرر کی گئی ہوں۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت رکھا گیا تمام ریکارڈ جتنی جلد ممکن ہو تازہ (اپ ڈیٹ) کیا جائے گا، تاہم یہ مدت پندرہ دن (ایک پندرہ روزہ) سے زیادہ نہیں ہو گی۔

(3) کمیشن اس ریکارڈ کو اپنی دفعہ 8 C کے تحت قائم کردہ ڈیٹا بینک میں اپ لوڈ کرے گا اور محفوظ رکھے گا۔

8C"۔ڈیٹا بینک۔---(1) کمیشن ایک ڈیٹا بینک قائم کرے گا، جمع کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کرے گا، جو دستی یا برقی (الیکٹرانک) صورت میں معلومات پر مشتمل ہو گا، جیسا کہ اس ایکٹ کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہو۔

(2) کمیشن کو یہ اختیار حاصل ہو گا کہ وہ اس ایکٹ کے تحت عوامی خدمات سے متعلق اپنا ڈیٹا کسی بھی محکمہ، نامزد افسر یا اپیلیٹ اتھارٹی کے ساتھ شیئر کرے، یا ان سے ڈیٹا حاصل کرے یا طلب کرے۔

(3) کمیشن اپنے ڈیٹا بینک کی سلامتی اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا اور اس ڈیٹا کو صرف ادارہ جاتی مقاصد کے لیے استعمال کرے گا تاکہ اس ایکٹ کے اہداف حاصل کیے جا سکیں۔

مزید برآں، کمیشن اس مقصد کے لیے استعمال کے اصول (usage protocols) اور معیاری عملی طریقہ کار (standard operating procedures) وضع کر سکتا ہے، جن پر اس کے اپنے افسران و عملہ، نیز متعلقہ محکمے، نامزد افسران اور اپیلیٹ اتھارٹیز عمل درآمد کے پابند ہوں گے۔

8D "۔ غیر ضروری ریکارڈ یا ڈیٹا کا اخراج اور تلفی۔---

اس ایکٹ کے تحت محفوظ کردہ غیر ضروری ریکارڈ یا ڈیٹا کو، اس طریقہ کار اور مدت کے مطابق جو ضوابط کے تحت مقرر کی جائے، حذف یا تلف کیا جاسکتا ہے۔"

8E "۔ سالانہ اور خصوصی رپورٹس۔---

(1) کمیشن اپنی سرگرمیوں کی ایک سالانہ رپورٹ تیار کرے گا اور اسے حکومت کو پیش کرے گا تاکہ اسے صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا میں پیش کیا جاسکے۔

وضاحت : اس دفعہ کے مقاصد کے لیے "سرگرمیوں" سے مراد وہ تمام امور ہیں جن میں، لیکن ان تک محدود نہیں، عوامی خدمات کی فراہمی کے عمومی رجحانات، محکموں کی کارکردگی اور درجہ بندی، عوامی خدمات کی بہتری میں کمیشن کی کارکردگی، اور اس ایکٹ کے نفاذ کے لیے کیے گئے اقدامات شامل ہیں۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت سالانہ رپورٹ کی تیاری کے علاوہ، کمیشن اگر مناسب اور ضروری سمجھے تو ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی یا کسی اور بنیاد پر خصوصی رپورٹس بھی تیار کرسکتا ہے۔

(3) ذیلی دفعات (1) اور (2) کے مقاصد کے لیے، تمام نامزد افسران، محکمے اور اپیلیٹ اتھارٹیز کمیشن کو وہ تمام معلومات فراہم کرنے کے پابند ہوں گے جو رپورٹ کی تیاری کے لیے کمیشن کی جانب سے طلب کی جائیں۔

(4) اس دفعہ کے تحت تیار کی جانے والی ہر رپورٹ میں وہ سفارشات شامل ہوں گی جو کمیشن نے حکومت کو پیش کی ہوں، نیز ان سفارشات کے بارے میں حکومت کی واضح اور تحریری رائے (speaking response) بھی شامل ہوگی۔"

7۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 10 میں ترمیم۔---

مذکورہ ایکٹ میں، دفعہ 10 کے موجودہ متن کو ذیلی دفعہ (1) کا نمبر دیا جائے گا، اور اس کے بعد درج ذیل نئی ذیلی دفعہ شامل کی جائے گی، یعنی:

(2) "جہاں ممکن ہو، ای-گورننس کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے گا:

(a)-شکایات اور اپیلوں کا اندراج و سماعت؛

(b)-اہل افراد کو گھر پر خدمات کی فراہمی؛

(c)-ڈیٹا کا اندراج اور نگرانی؛

(d)-کارکردگی کا جائزہ؛

(e)-دیگر ضروری مقاصد۔"

8۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 16 میں ترمیم۔---

ذیلی دفعہ (7) کو مندرجہ ذیل سے تبدیل کیا جائے گا:

(7) "چیف کمشنر یا کمشنر، حسبِ موقع، کی تقرری کا عمل موجودہ چیف کمشنر یا کمشنر کی مدتِ ملازمت مکمل ہونے سے ایک سو بیس (120) دن قبل شروع کیا جائے گا، اور یہ عمل موجودہ چیف کمشنر یا کمشنر کی مدتِ ملازمت ختم ہونے سے پہلے مکمل کیا جائے گا:

بشرطیکہ، اگر چیف کمشنر یا کسی کمشنر کی غیر حاضری، معذوری یا عہدہ خالی ہونے کی صورت پیش آئے، اور اگر اس ذیلی دفعہ کے تحت تقرری کا عمل مقررہ مدت کے اندر مکمل نہ ہو، چیف کمشنر کے عہدے کا اضافی چارج موجودہ کمشنرز میں سے کسی ایک یا کسی ایسے سول سرونٹ کو دیا جاسکتا ہے جو گریڈ 20 **(BPS-20)** سے کم نہ ہو۔
اسی طرح، کمشنر کے عہدے کا اضافی چارج بھی کسی سول سرونٹ کو، جو گریڈ 20 سے کم نہ ہو، دیا جاسکتا ہے تاکہ وہ یہ ذمہ داری **عبوری مدت** (**چھ [06] ماہ سے زیادہ نہیں**) کے لیے وزیر اعلیٰ کی منظوری سے سنبھال سکے۔

9۔ خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر IV برائے 2014 کی دفعہ 24 میں ترمیم۔---
مذکورہ ایکٹ میں، دفعہ 24 کے آخر میں موجود فل اسٹاپ (۔) کو **کولن (:)** سے تبدیل کیا جائے گا، اور اس کے بعد درج ذیل **شرط** شامل کی جائے گی، یعنی:
"بشرطیکہ، اگر کوئی اہل شخص خود اپیلیٹ اتھارٹی کے اقدامات سے متاثر ہو تو اس کی درخواست اپیلیٹ اتھارٹی کو نہیں بھیجی جائے گی۔"

مقاصد و وجوہات کا بیان

یہ مناسب سمجھا گیا کہ خیبر پختونخوا حق برائے عوامی خدمات ایکٹ، 2014 میں ترمیم کی جائے تاکہ عوامی خدمات کے تعین کے عمل کو آسان بنایا جا سکے، کمیشن اور محکموں کے درمیان تعاون بڑھایا جا سکے، ای-گورننس سے متعلق ابہام دور کیا جا سکے اور کمیشن کی نگرانی اور جوابدہی کے نظام کو مؤثر بنایا جا سکے۔
علاوہ ازیں، معاشرے کے محروم طبقوں کے لیے مناسب سہولت کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے بین الاقوامی معیار حاصل کرنے کی خاطر یہ ترمیم متعارف کرائی گئی ہے۔

یہ بل محکموں کو تین سال میں اپنی خدمات کے دائرہ کار کو بڑھانے کا اختیار دیتا ہے، جبکہ پانچ سال کے اندر خدمات کو آن لائن فراہم کرنے کی پابندی عائد کرتا ہے۔ اس سے شہریوں کو خدمات کی نگرانی اور محکموں کو جواب دہ بنانے میں مدد ملے گی۔

مزید برآں، یہ بل چیف کمشنر اور کمشنرز کی تقرری کے عمل کو تیز کرنے اور خالی عہدوں کے لیے عارضی انتظامات کی اجازت دینے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

پشاور

وزیر انچارج

تاریخ:______ 2025ء

یہ مندرجہ ذیل الفاظ میں نافذ کیا جاتا ہے:

باب اوّل
ابتدائی

1. مختصر عنوان، دائرہ کار اور نفاذ. ـــ (1)اس قانون کو "خیبر پختونخوا رائٹ ٹوپبلک سروسز ایکٹ، 2014ء" کہا جائے گا۔

(2)یہ پورے صوبہ خیبر پختونخوا تک نافذ العمل ہوگا۔

(3)یہ اس تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جو حکومت بذریعہ سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے مقرر کرے گی، اور اس ایکٹ کی مختلف دفعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جا سکتی ہیں۔

2.تعریفات. ـــ اس ایکٹ میں، جب تک کہ سیاق و سباق اس کے برعکس تقاضا نہ کرے، ـــ

(الف) **اپیلٹ اتھارٹی** "سے مراد متعلقہ محکمے کا انتظامی سیکرٹری یا وہ شخص یا ادارہ ہے جسے حکومت بذریعہ نوٹیفکیشن مقرر کرے؛

(ب) **اتھارٹی** "سے مراد ہے:
(i)حکومت کا کوئی محکمہ یا اس کا ماتحت دفتر یا منسلک محکمہ؛
(ii)کوئی دفتر، بورڈ، کمیشن، کونسل یا کوئی اور ادارہ جو صوبہ میں نافذ کسی قانون کے تحت قائم کیا گیا ہو؛
(iii)وہ تمام ادارے جو **خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ ایکٹ، 2013ء (خیبر پختونخوا ایکٹ نمبر XXVIII آف 2013)**کے تحت قائم یا تشکیل دیے گئے ہوں؛
(iv)ماتحت عدالتیں اور ٹریبونلز؛
(v)کوئی بھی ادارہ جو حکومت کی ملکیت میں ہو، اس کے زیر انتظام ہو یا بڑی حد تک حکومت کی مالی اعانت سے چل رہا ہو، بشمول وہ ادارے جو صوبہ کی ملکیت میں ہوں، خواہ کسی بھی نام سے موسوم ہوں، جو صوبہ میں عوامی خدمات فراہم کرنے، یا کسی مخصوص علاقائی حدود میں عوامی خدمات کے نظم و نسق یا ضابطے کے ذمہ دار ہوں؛ اور
(vi)کوئی بھی دوسرا ادارہ جو عوامی خدمات انجام دیتا ہو۔

(ج) **کمیشن** "سے مراد **خیبر پختونخوا رائٹ ٹوپبلک سروسز کمیشن** ہے، جو اس قانون کی دفعہ 16 کے تحت قائم کیا گیا ہو؛

(د) **محکمہ** "سے مراد حکومت کا وہ محکمہ ہے جو **خیبر پختونخوا گورنمنٹ رولز آف بزنس، 1985ء** کے تحت قائم کیا گیا ہو؛

(ہ) "**نامزد افسر** "سے مراد وہ افسر ہے جسے دفعہ 4 کے تحت نامزد کیا گیا ہو؛

(و) **ای.گورننس (e-governance)** "سے مراد حکومت کی جانب سے ویب پر مبنی انٹرنیٹ ایپلی کیشنز اور دیگر معلوماتی ٹیکنالوجیز کا استعمال ہے، جو ایسے طریقہ کار کے ساتھ مربوط ہوں جو ان ٹیکنالوجیز کو نافذ کرتے ہیں، تاکہ:

(i)عوام، دیگر ایجنسیوں اور سرکاری اِداروں تک سرکاری معلومات اور خدمات کی رسائی اور ترسیل میں بہتری لائی جا سکے؛ یا
(ii)سرکاری عمل میں بہتری پیدا کی جا سکے، جس میں مؤثریت، کارکردگی، خدمات کا معیار یا نظام کی تبدیلی شامل ہو سکتی ہے۔

(ز) **اہل شخص** "سے مراد پاکستان کا وہ شہری ہے جسے صوبہ میں عوامی خدمات سے متعلق کوئی قانونی حق حاصل ہو، اور اس میں صوبہ میں کام کرنے والی کمپنیاں، کارپوریشنز، فرمز، کاروباری ادارے اور تنظیمیں شامل ہوں گی؛

(ح) **حکومت** "سے مراد **خیبر پختونخوا کی حکومت** ہے؛

(ط) **متعین کردہ** "سے مراد وہ چیز ہے جو اس قانون کے تحت بنائے گئے قواعد و ضوابط کے ذریعے متعین کی گئی ہو؛

(ی) **صوبہ** "سے مراد **صوبہ خیبر پختونخوا** ہے؛

(ک) **عوامی خدمت** "سے مراد وہ خدمت یا خدمات ہیں جنہیں حکومت نے دفعہ 4 کے تحت نوٹیفائی کیا ہو؛

(ل) **ضوابط** "سے مراد وہ ضوابط ہیں جو اس قانون کے تحت بنائے گئے ہوں؛

(م) **قواعد** "سے مراد وہ قواعد ہیں جو اس قانون کے تحت بنائے گئے ہوں؛ اور

(ن) **متعین کردہ وقت کی حد** "سے مراد وہ مدت ہے جس کے اندر نامزد افسر کو خدمت فراہم کرنا لازم ہو، جیسا کہ دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (1) میں بیان کیا گیا ہے۔

باب دوئم
عوامی خدمات کے بر وقت فراہمی کے حق سے متعلق دفعات

3. عوامی خدمات کا حق۔ — (1)اس قانون کی دفعات کے تابع، ہر اہل شخص کو عوامی خدمات حاصل کرنے کا حق ہوگا۔

(2)ذیلی دفعہ (1) کے تحت دیا گیا حق مندرجہ ذیل حقوق کو شامل کرے گا:

(الف) عوامی خدمت تک رسائی حاصل کرنا؛
(ب) مقررہ وقت کی حد کے اندر عوامی خدمت حاصل کرنا؛
(ج) شفاف انداز میں عوامی خدمت حاصل کرنا؛
(د) نامزد افسر سے اس قانون کی دفعات کے مطابق اپنے فرائض و ذمہ داریاں انجام دینے کا مطالبہ کرنا؛
(ہ) متعلقہ نامزد افسر کو عوامی خدمت میں کسی بھی کوتاہی یا کمی کے لیے جواب دہ ٹھہرانا؛ اور
(و) عوامی خدمت فراہم کرنے میں ناکامی یا تاخیر کی صورت میں متعلقہ نامزد افسر سے معاوضہ طلب کرنا۔

4. عوامی خدمات اور وقت کی حد کی اطلاع۔ ـــ (1)حکومت، باضابطہ گزٹ میں اطلاع کے ذریعے، وقتاً فوقتاً کسی بھی خدمت کو عوامی خدمت قرار دے سکتی ہے، اس قانون کے مقاصد کے لیے، اور ساتھ ہی اطلاع کے ذریعے یہ بھی متعین کر سکتی ہے کہ وہ خدمت اہل افراد کو فراہم کرنے کے لیے نامزد افسر کے لیے کس مدت میں لازمی ہوگی۔

(2)ذیلی دفعہ (1) کے تحت مخصوص عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے، حکومت مختلف عوامی خدمات کے لیے مختلف افسران کو بذریعہ اطلاع نامزد کر سکتی ہے، جو ہر خدمت کی فراہمی کے ذمہ دار ہوں گے۔

(3)کسی بھی عوامی خدمت کے لیے وقت کی حد متعین کرتے وقت، باخبر فیصلہ کرنے کے لیے حکومت متعلقہ سرکاری اہلکاروں کے ساتھ ساتھ عوام سے بھی مشورہ لے سکتی ہے، اور مجوزہ وقت کی حد کے ساتھ خدمت کی مختصر وضاحت کو پیشگی طور پر شائع کر سکتی ہے۔

5. مقررہ وقت میں عوامی خدمت کی فراہمی۔ ـــ

(1)یہ نامزد افسر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اہل افراد کو عوامی خدمت اس وقت کی حد کے اندر فراہم کرے جیسا کہ دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت جاری کردہ اطلاع میں بیان کیا گیا ہو۔

(2)مقررہ وقت کی حد اس تاریخ سے شمار ہوگی جب اہل شخص اپنی درخواست نامزد افسر یا اس کے ماتحت کسی ایسے شخص کو جمع کروائے جو درخواست وصول کرنے کا مجاز ہو۔

(3)نامزد افسر یا مجاز شخص کو موصول ہونے والی تمام درخواستوں کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا جائے گا، اور درخواست کی نقل پر مہر لگائی جائے گی جس پر اندرونی نمبر، تاریخ اور وقت درج ہوگا۔

(4)ذیلی دفعہ (3) کے تحت درخواست موصول ہونے پر، نامزد افسر مقررہ مدت میں یا تو عوامی خدمت فراہم کرے گا یا درخواست مسترد کرے گا:

بشرطیکہ اگر درخواست مسترد کی جائے تو نامزد افسر وجوہات درج کرے گا اور درخواست دہندہ کو اس سے آگاہ کرے گا۔

6. اپیل۔ ـــ (1)کوئی بھی شخص جس کی درخواست دفعہ 5 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت مسترد کر دی گئی ہو، یا جسے مقررہ وقت میں عوامی خدمت نہ ملی ہو، یا اسے ملی ہوئی عوامی خدمت کسی طور ناقص ہو، وہ مسترد کیے جانے کی تاریخ یا مقررہ وقت ختم ہونے یا ناقص خدمت ملنے کی تاریخ سے تیس (30) دن کے اندر اپیلٹ اتھارٹی کے پاس اپیل دائر کر سکتا ہے۔

(2)اپیلٹ اتھارٹی مذکورہ اپیل کو پیش کیے جانے کی تاریخ سے تیس (30) دن کے اندر نمٹا دے گی۔

(3)اپیلٹ اتھارٹی نامزد افسر کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ عوامی خدمت مخصوص مدت میں فراہم کرے جو اطلاع میں دی گئی مدت سے زیادہ نہ ہو، یا فراہم کردہ عوامی خدمت میں کمی کو دور کرے، یا کوئی اور مناسب حکم جاری کرے، بشمول اپیل کے اخراج کے:

بشرطیکہ اپیلٹ اتھارٹی کسی بھی حکم کے اجراء سے قبل اپیل کنندہ اور نامزد افسر دونوں کو سنے گی۔

(4)اگر اپیل کنندہ یا نامزد افسر اپیلٹ اتھارٹی کے ذیلی دفعہ (3) کے تحت جاری کردہ حتمی حکم سے متاثر ہو تو وہ اس حتمی حکم کے اجرا کے پندرہ (15) دن کے اندر کمیشن کے پاس اپیل دائر کر سکتا ہے۔

7. اپیلوں کے فیصلے کا وقت۔ ـــ (1)دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت اپیل موصول ہونے کے تیس (30) دن کے اندر نمٹا دی جائے گی۔

(2)کوئی بھی دوسرا معاملہ یا شکایت جو کمیشن کے فیصلے کے لیے پیش کی جائے، اس کی وصولی یا معاملہ سپرد کیے جانے کی تاریخ سے ساٹھ (60) دن کے اندر نمٹا دی جائے۔

8. اپیلٹ اتھارٹی کے اختیارات۔ ـــ
اپیلٹ اتھارٹی جب دفعہ 6 کے تحت اپیل کا فیصلہ کرے گی تو اسے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو سول عدالت بمطابق کوڈ آف سول پروسیجر، 1908 (ایکٹ نمبر پانچ سن 1908)کے تحت حاصل ہیں، مندرجہ ذیل امور کے حوالے سے:

(الف) دستاویزات کی پیشی اور معائنہ طلب کرنا؛
(ب) نامزد افسر اور اپیل کنندہ کو سماعت کے لیے طلب نامہ جاری کرنا؛
(ج) کسی بھی سرکاری دفتر سے عوامی ریکارڈ یا اس کی نقول طلب کرنا؛
(د) متعلقہ نامزد افسر پر جرمانہ یا معاوضہ عائد کرنا؛
(ہ) نامزد افسر کو اہل شخص کو معاوضہ ادا کرنے کی ہدایت دینا؛ اور
(و) کوئی اور معاملہ جو قواعد کے تحت مقرر کیا گیا ہو۔

9. عوامی خدمات کی نمائش۔ ـــ
نامزد افسران، عوامی خدمات اور ان کی مقررہ مدت کی تفصیلات ہر اتھارٹی کے نوٹس بورڈ پر مقامی طور پر آویزاں کی جائیں گی، اور باضابطہ گزٹ میں شائع کی جائیں گی، اور اگر ممکن ہو تو متعلقہ اتھارٹی کی ویب سائٹ پر بھی عام عوام کی معلومات کے لیے فراہم کی جائیں گی۔

10. خدمات کی ای۔گورننس۔ ـــ
حکومت تمام متعلقہ اتھارٹیز کو اس بات کی ترغیب اور ہدایت دے گی کہ وہ اہل افراد کو مقررہ وقت کے اندر عوامی خدمات فراہم کریں، تاکہ یہ خدمات ای۔گورننس (e-Governance) کا حصہ بن سکیں۔

باب سوئم
خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن

16.خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن کا قیام۔ ـــ (1)حکومت، باضابطہ گزٹ میں اطلاع کے ذریعے، ایک خودمختار کمیشن قائم کرے گی جسے **خیبر پختونخوا رائٹ ٹو پبلک سروسز کمیشن** کہا جائے گا، جو اس قانون کے تحت دیے گئے اختیارات، دائرہ اختیار اور اتھارٹی استعمال کرے گا، بشمول:

(الف) اپیلٹ اتھارٹی کے احکامات کے خلاف اپیلیں سننا؛
(ب) اس قانون کی دفعات کے مطابق عوامی خدمات تک تیز اور مؤثر رسائی کے انتظامات کرنا؛ اور
(ج) کسی نامزد افسر کی جانب سے عوامی خدمت کی فراہمی میں تاخیر کی صورت میں اہل شخص کو معاوضہ کی ادائیگی۔

(2)کمیشن ایک چیف کمشنر اور دو کمشنروں پر مشتمل ہوگا، جنہیں حکومت صوبے کے باشندگان میں سے مقرر کرے گی، اس طریقۂ کار اور شرائط و ضوابط کے مطابق جو مقرر کیے جائیں گے، اور جب تک مقرر نہ کیے جائیں، حکومت انہیں طے کرے گی۔

(3)کمیشن کی سربراہی چیف کمشنر کرے گا، جو حکومت کا ریٹائرڈ سینئر افسر ہوگا، جس کا عہدہ کم از کم BPS-21 یا اس سے بلند ہو، اور جو دیانت داری اور فکری قابلیت میں نمایاں ہو۔

(4)دیگر دو کمشنر حکومت کی جانب سے مندرجہ ذیل طریقے سے مقرر کیے جائیں گے:

(الف) ایک سابق سرکاری ملازم، جو BPS-20 یا اس سے بلند عہدے پر فائز رہا ہو، جس کی دیانت داری اور فہم و فراست ثابت شدہ ہو، اور جو مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک یا زائد امور میں مہارت رکھتا ہو:

(i)مالیاتی نظم و نسق؛ یا

(ii)عوامی نظم و نسق، ضابطہ کاری اور نظم و ضبط؛

(ب) ایک ممتاز شخص، جس کے پاس متعلقہ مضمون میں بیچلر ڈگری ہو اور جو پندرہ (15) سال تک عوامی خدمات سے وابستہ رہا ہو، بشرطیکہ اس کی عمر پینتالیس (45) سال سے کم نہ ہو۔

(5)چیف کمشنر اور کمشنر اپنی تقرری کی تاریخ سے تین (03) سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالیں گے یا جب تک وہ پینسٹھ (65) سال کی عمر تک نہ پہنچ جائیں، جو بھی پہلے ہو۔

(6)اپنی مدت مکمل ہونے کے بعد، چیف کمشنر اور کمشنر دوبارہ تقرری کے اہل نہیں ہوں گے۔

(7)اگر چیف کمشنر یا کسی کمشنر کی عدم موجودگی، نااہلی، یا عہدہ خالی ہونے کی صورت میں ضرورت پیش آئے تو حکومت کسی اہل شخص کو عارضی طور پر اس عہدے پر چھ (06) ماہ سے زائد مدت کے لیے نہیں، مقرر کر سکتی ہے، حکومت کی طرف سے طے کردہ شرائط و ضوابط کے مطابق۔

(8)حکومت، چیف کمشنر یا کسی کمشنر کو مدت ختم ہونے سے پہلے بدعنوانی یا جسمانی یا ذہنی کمزوری کی وجہ سے فرائض کی انجام دہی میں نااہلی کی بنیاد پر عہدے سے برطرف کر سکتی ہے:
بشرطیکہ برطرفی سے قبل، چیف کمشنر یا کمشنر کو ذاتی طور پر اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

(9)چیف کمشنر اور کمشنر صرف کمیشن کے فرائض و ذمہ داریوں میں مصروف رہیں گے اور کسی دوسرے منافع بخش عہدے یا ملازمت میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔

(10)حکومت کمیشن کو ایسے افسران اور عملہ فراہم کرے گی جو اس قانون کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے ضروری ہوں۔

(11)کمیشن بھی حکومت سے مشاورت کے بعد ایسے افسران اور عملہ مقرر کر سکتا ہے جو اس قانون کے تحت اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے درکار ہوں۔

17. کمیشن کے اختیارات۔ —

(1)کمیشن کو، اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے، وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو سول عدالت بمطابق کوڈ آف سول پروسیجر، **1908**ء کے تحت حاصل ہیں، مندرجہ ذیل امور کے حوالے سے:

(الف) کسی بھی شخص کو طلب کرنا اور اس کی حاضری یقینی بنانا، اور اسے حلف پر بیان دینے کے لیے کہنا؛

(ب) کسی دستاویز یا ثبوت کے طور پر پیش کیے جانے والے دیگر مواد کی پیشی اور دریافت کا حکم دینا؛

(ج) حلف ناموں (affidavits) پر شہادت وصول کرنا؛

(د) کسی بھی عوامی ریکارڈ کی طلبی؛

(ہ) گواہوں کے معائنہ کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(و) اپنے فیصلوں، ہدایات اور احکامات کا ازسر نو جائزہ لینا؛

(ز) کوئی اور معاملہ جو قواعد کے تحت متعین کیا جائے۔

(2)کمیشن کو اپنے طریقۂ کار کو خود منظم کرنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

(3)کمیشن اپنے فیصلے کی تاریخ سے پندرہ (15) دن کے اندر متعلقہ فریقین کو فیصلے کی نقول فراہم کرے گا۔

18. کمیشن کا عملہ اور افسران عوامی ملازم قرار دیے جائیں گے۔

کمیشن کا تمام عملہ اور افسران **تعزیراتِ پاکستان 1860**ء کی دفعہ 21 کے مفہوم کے مطابق عوامی ملازم تصور کیے جائیں گے۔

19. ہدایات جاری کرنے کا اختیار۔ ــــ

(1)کمیشن کو، کسی شکایت کے فیصلے پر، مندرجہ ذیل ہدایات جاری کرنے کا اختیار ہوگا:

(i)کسی اتھارٹی کو، جو نظم و نسق کی ذمہ دار ہو، اس قانون یا کسی دوسرے متعلقہ قانون کے تحت ایسے اقدامات اٹھانے کی ہدایت دینا جو اہل شخص کے حق یا مفاد کے حصول کے لیے ضروری ہوں؛ اور

(ii)اہل شخص کو معاوضہ کی ادائیگی کی ہدایت دینا۔

(2)اگر کمیشن مطمئن ہو کہ کسی معاملے کی تحقیقات کے لیے معقول وجوہات موجود ہیں تو وہ اس معاملے میں انکوائری شروع کر سکتا ہے، اور اسے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو **Tribunals of Inquiry Ordinance, 1969** کے تحت کسی ٹریبونل کو حاصل ہوتے ہیں۔

باب ــ چہارم

ضمنی دفعات

دفعہ 20۔ لغو شکایات پر سزا۔

(1)اگر کسی شخص کی اپیل، جس میں کسی مقررہ مدت کے اندر عوامی خدمت کی عدم فراہمی یا اس میں کسی کمی کی شکایت کی گئی ہو، اپیلیٹ اتھارٹی (Appellate Authority) کی جانب سے مسترد کر دی جائے، اور اپیلیٹ اتھارٹی یہ رائے دے کہ شکایت جھوٹی، لغو یا بدنیتی پر مبنی تھی، اور اگر ایسا حکم کمیشن (Commission)بھی برقرار رکھے، تو کمیشن شکایت کنندہ کو ایک اظہار وجوہ (Show Cause) نوٹس جاری کرے گا، جس میں اسے ہدایت کی جائے گی کہ وہ پندرہ (15) دن کے اندر تحریری جواب دے کہ کیوں اس کے خلاف جھوٹی شکایت دائر کرنے پر قانونی کارروائی نہ کی جائے۔

(2)اگر کمیشن، اظہار وجوہ نوٹس کے جواب کے بعد اور فریقین کو سننے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے کہ شکایت واقعی جھوٹی اور لغو تھی، تو وہ شکایت کنندہ پر پچاس ہزار (50,000) روپے تک جرمانہ عائد کر سکتا ہے۔

دفعہ 21۔ جرمانوں اور فیسوں کی جمع داری۔

(1)تمام جرمانے، ماسوائے ان کے جو معاوضے کی نوعیت کے ہوں اور اہل شخص کو ادا کیے جانے ہوں، بازیابی کے فوراً بعد صوبے کے عوامی اکاؤنٹ (Public Account of the Province) میں جمع کیے جائیں گے، جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 118 کے تحت قائم ہے، جبکہ تمام فیسیں صوبائی مجموعی فنڈ (Provincial Consolidated Fund) میں جمع کی جائیں گی۔

(2)تمام اتھارٹیز کمیشن کے احکامات اور ہدایات پر عمل درآمد کرنے کی پابند ہوں گی، جن میں وہ احکامات بھی شامل ہیں جو نادہندگان کی جائیداد، تنخواہوں یا دیگر واجبات کے تحویل میں لیے جانے یا معافی سے متعلق ہوں۔

دفعہ 22۔ نیک نیتی سے کیے گئے اقدامات کا تحفظ

اس ایکٹ کے تحت یا اس کے مطابق بنائے گئے کسی قاعدے کے تحت نیک نیتی سے کیے گئے یا کرنے کے ارادے سے کیے گئے کسی اقدام کے سلسلے میں کسی شخص کے خلاف کوئی مقدمہ، فوجداری کارروائی یا کوئی دوسری قانونی کارروائی قابلِ سماعت نہ ہوگی۔

دفعہ 23۔ قانون کی بالادستی۔

اس ایکٹ کی دفعات مؤثر ہوں گی خواہ کسی دیگر نافذالعمل قانون میں اس کے برعکس کوئی شق کیوں نہ ہو۔

دفعہ 24۔ کمیشن کا درخواستوں کو براہِ راست اپیلیٹ اتھارٹی کو بھیجنے کا اختیار۔

اس ایکٹ میں موجود کسی بھی بات کے باوجود، اگر کمیشن کو کسی ایسی درخواست موصول ہو جس میں اس ایکٹ کی دفعات پر عمل درآمد نہ ہونے کی شکایت کی گئی ہو، تو وہ اگر مناسب سمجھے، تو ایسی درخواست کو براہِ راست کسی اپیلیٹ اتھارٹی کو مزید کارروائی کے لیے اس ایکٹ کے مطابق بھیج سکتا ہے۔